حکمتِ سید مودودیؒ

قرآن اور مسلمان

اقتباس کردہ:- اختر حجازی صاحب

قرآن کی تعلیم اپنے پیروؤں میں حمایتِ حق کی ایسی ناقابلِ تسخیر رُوح پیدا کرنا چاہتی ہے جس سے اُن کے اندر کسی حال میں بدی و شرارت کے آگے سر جھکانے اور ظلم و طغیان کے تسلط کو قبول کرنے کی کمزوری پیدا نہ ہونے پائے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق انسان کی سب سے بڑی ذلت یہ ہے کہ وہ اپنے عیش و آرام یا مال و دولت یا اہل و عیال کی محبت میں مبتلا ہو کر حفاظتِ حق کی سختیوں سے ڈرنے لگے اور باطل کو طاقتور دیکھ کر اس کی غلامی قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔ یہ ضعف جو درحقیقت جسم و جان کا ضعف نہیں بلکہ قلب و ایمان کا ضعف ہے، جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے اندر سے عزت و شرافت کے تمام احساسات خود بخود دُور ہو جاتے ہیں۔ اور اعلائے کلمہ حق کی اعلیٰ خدمت کو انجام دینا تو درکنار وہ خود اپنے آپ کو بھی حق کے راستہ پر قائم رکھنے میں کامیاب نہیں رہ سکتی۔ جسم کی غلامی کو لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کی بندشیں صرف اُوپر ہی اُوپر رہتی ہیں اور قلب و رُوح تک اُن کا اثر نہیں پہنچتا مگر حقیقت یہ ہے کہ جسم کے غلام ہونے سے پہلے رُوح غلام ہو چکی ہے اور جسم غلامی کا غیرت شکن و ذلت انگیز لباس پہنتا ہی اُس وقت ہے جب رُوح غیرت و حمیت کے جوہر سے عاری ہو جاتی ہے اور عزت و شرافت کا احساس اس سے رُخصت ہو چکا ہوتا ہے۔ پس جو قوم اپنی کمزوری و بزدلی کے باعث اپنے حقوق کے تحفظ میں کوتاہی برتتی ہے اور شرارت کو طاقتور دیکھ کر اس کی اطاعت

پر آمادہ ہو جاتی ہے، اس میں یہ قوت کبھی باقی نہیں رہتی اور رہ نہیں سکتی کہ اپنے شعائر، اپنے آداب، اپنے قوانین اور اپنے دینی و اخلاقی اصولوں پر سختی سے قائم رہے اور اپنے اجتماعی نظام کو ٹوٹنے نہ دے۔ پھر جب کہ حق اور باطل دونوں باہم ضد ہیں اور ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک قوم باطل کی غلامی قبول کرنے کے بعد بھی حق کی بندگی پر قائم رہے، اور ایک سے عبدیت کا رشتہ جوڑ کر دوسرے کے رشتۂ عبدیت کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھے۔ حق کی فطرت تو یکتائی پسند ہے، وہ باطل کو اپنا سہیم و شریک بنا کر کبھی ایسی تقسیم نہیں کر سکتا کہ آدھا میرا ہے اور آدھا تیرا۔ اس لیے جس کسی کو اس کی بندگی کرنی ہو اُسے باطل کی بندگی چھوڑنی پڑے گی، اور اپنی گردن کو دوسری تمام بندگیوں کے طوق و زنجیر سے خالی رکھنا ہوگا۔

قرآن درحقیقت صحیفۂ فطرت ہے، فطرت کے اس راز کو پوری طرح ملحوظ رکھتا ہے، اسی بنا پر انسان کو صرف دو راہیں بتائی گئی ہیں۔ یا موت، یا شرف۔ زندگی بے شرف کی تیسری راہ اس نے نہیں بتائی۔ (الجہاد فی الاسلام)

"مولانا مودودیؒ کی شگفتہ مزاجی" کے مؤلف نے اطلاع دی ہے کہ ان کی کتاب (ص ۸، سطر ۳) میں مولاناؒ کی والدہ محترمہ کا نام غلطی سے رقیہ بیگم کے بجائے حمیدہ بیگم لکھا گیا ہے۔ قاریان کرام کتاب میں درستی کر لیں۔